Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 35, Sr.No.97, 2014, pp 31 - 42

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۵، اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۴ء، شمارہ ۹۷

حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد

سید عنصر اظہر☆

Abstract:

Sultan ul Aarefeen, Hazrat Sultan Bahu was born in a most fertile region of Shorkot Jhang. He was a born saint and mystic. His ancestors came to this region through the gate way of Baluchistan, migrating after the most tragic incident of Karbala. After wards, he made Shorkot his permanent abode. His period falls within the reign of Great Mughal Emperor Aurangzeb Alamgir. He was a complete mystic, a source of awareness, knowledge and a servant to the creation of God who illuminated this region with the light of Islam.

In the extended world of Islamic Mysticism, Murshad is considered to be the centre of gravity for his adherents and aficionados. No disciple could reach the peak of eternal ecstasy without having followed the trail of his Master with adoration while keeping himself denunciated and surrendered.

In his various remarkable writings ,Hazrat Sultan Bahoo (RA) has discussed numerous topics on the subject vis-à-vis Identification and Recognition of Murshad; Differentiation between Rightful Murshad & Imitators ; Categories of Murshad and their Ranks ;Importance of thoughtfulness of Murshad towards his Disciple ; and may more.

In this article, an effort has been made to highlight the thoughts of Hazrat Sultan Bahoo(RA) regarding the place and position of Murshad for his followers in the line of mystic travelogue.

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج ماڈل ٹاؤن لاہور

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ جو مغلوں کے آخری دور میں شورکوٹ جھنگ میں ہو گزرے ہیں۔ ہزاروں نفران کے وجودِ مسعود سے کسبِ فیض کرتے ہوئے سالک راہ حق ہوئے۔'' ان کے والد مردِ صالح، پابندِ شریعیت، حافظِ قرآن، اور فقیہہ مسئلہ دان تھے۔ حصولِ فرزند کی خاطر 'بی بی راستیؒ' سے شادی کی جو خود انتہائی پرہیز گار، صاحب کشف وکرامت خاتون تھی۔

انھوں نے بازید (سلطان باہوؒ کے والد بزرگوار) کا قلب ہی پلٹا دیا اور انھوں نے ترکِ دنیا اختیار کرلیا''۔(۱)

پروفیسر احمد سعید ہمدانی کہتے ہیں کہ،''ان کی والدہ تصوف وعرفان میں بہت بلند مقام کی حامل تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ولادت سے پہلے ہی ان کی والدہ ان کے رتبے اور مقام سے آگاہ تھیں اس لئے ان کا نام باہو رکھا''۔(۲)

ان کی والدہ نے ان کا نام باہوؒ رکھا تھا۔ اپنی تصنیف لطیف ''محک الفقر کلاں'' میں حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں،

نامِ باہو مادرِ باہو نہاد   زانکہ باہو دائمی باہو نہاد(۳)

تصوف وعرفان کے لحاظ سے ان کی والدہ بی بی راستیؒ کے سلطان باہوؒ پر بہت گہرے نقوش تھے ڈاکٹر سلطان الطاف علی کہتے ہیں کہ،''وہ ہستی جس نے سلطان باہوؒ کی زندگی پر گہرے نقش مرتب کیئے، آپ کی والدہ محترمہ تھیں، وہ ایک ولیہ کاملہ تھیں اور وہی راہِ سلوک میں آپ کی راہبر بھی تھیں''۔(۴)

حضرت سلطان باہوؒ ''محک الفقر کلاں'' میں اپنی مادر گرامی کے بارے میں رقمطراز ہیں،

'' بی بی راستی ذکرِ خفی الہیہ میں اس قدر مستغرق تھیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بجائے خون بہتا تھا جیسے کہ انھوں ذکر حضور حق کو پالیا ہے''۔(۵)

حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد۲

حضرت سلطان باہو مادرزاد ولی وعارف کامل تھے۔ جو سلطان شاہجہان کے دور میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی سے ان کی عظمت کے آثار ان کی پیشانی سے ہویدا تھے۔ جو کوئی بھی ان کے چہرہ مبارک پر نگاہ ڈالتا اس کی ظاہری وباطنی حالت بدل جاتی اور وہ کفر کو ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا۔ سلطان الطاف علی کے بقول،'' بچپن ہی سے انوار ولایت ان کے وجود سے ظاہر تھے

اور بعد ازاں وہ باہو سے سلطان باہو پکارنے جانے لگے"۔(۶)

مناقب سلطانی میں لکھا ہے کہ "حضرت غوث الثقلین کی طرح آپؒ بھی ماہ رمضان میں شیرِ مادر نہ پیتے تھے"۔(۷)

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت سلطان باہوؒ کے کشف و کرامات بچپن ہی سے ظاہر تھے۔ ڈاکٹر لاجونتی رام کرشن لکھتے ہیں کہ: "سلطان باہو بچپن ہی سے اس قدر مومن و مسلمان تھے کہ ان کے چہرے کے گرد نور کا ایک حلقہ رہتا تھا اور جو ہندو بھی اس نور کے حلقے کو دیکھتا اس کے اثر کو قبول کرتا اور مسلمان ہو جاتا"۔(۸)

یہ عارفِ کامل کہ جو امام الوقت، شہبازِ عارفان، سلطان العارفین، برہان الواصلین، صوفی با صفاء اور سلطان الفقراء کے القاب سے معروف تھے۔ آپ نے فارسی زبان میں قریباً ایک سو چالیس (۱۴۰) گران قدر کتب تصنیف فرمائیں۔ ایک دیوان پنجابی عارفانہ شاعری کا ان کے علاوہ ہے۔ مگر آج ان میں سے صرف اکتیس آثار میسر ہیں کہ جو فقر و عرفان و تصوف کا مکمل احاطہ کرتے ہیں۔ حضرت سلطان باہوؒ کے ان آثار کے فکری و عرفانی موضوعات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے،

"توحید، رسالت، پابندی شریعت، عشقِ حقیقی، ذکرِ الٰہی، سماع، تلقینِ امر و نہی، آرزوِ دیدار و وصل، احساس گناہ، عجز و انکسار، ہجر و فراق، جبر و قدر، ضبطِ نفس، فکرِ آخرت، بے ثباتی دنیا، علم و عمل، مراقبہ، فقر و فقیر، لقاء و رویت، تخلیقِ آدم و قیامت کا ظہور، فنا فی اللہ، کشف، یقین، ذکر، مرشد و طالب، اہمیتِ مرشد اور اس کا مقام و مرتبہ وغیرہ"۔(۹)

حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی آثار میں رہبر و مرشد، مرید و طالب، پیر و سالک کے موضوع پر بہت زیادہ مباحث موجود ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت سلطان باہوؒ نے براہِ راست حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی اور آپ نے حضرت عبد القادر جیلانی کو آپ کا پیر و مرشد قرار دیا تھا۔ خالد پرویز ملک آپ کی ظاہری بیعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ، "کتب میں لکھا ہے کہ آپ نے ظاہری طور پر پیر عبد الرحمٰن گیلانی کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی"۔(۱۰)

اس مقالے کا موضوع بھی "سلطان باہوؒ کے ہاں طالب و مرشد کی خصوصیات" ہے۔ حضرت سلطان باہوؒ نے طالب و مرشد سے متعلق مختلف نکات پر اپنی کتب میں سیر حاصل بحث کی

ہے۔ پہلے دیکھتے ہیں کہ صوفیاء کے ہاں مرشد کے کیا معنی مستعمل ہیں۔

"شاعری میں صوفیانہ اصطلاحات" میں لکھا ہے کہ، "جو راہ راست اور صراطِ مستقیم پر راہبری کرے مرشد کہلاتا ہے اور مرشد کو پیر اور شیخ بھی کہتے ہیں"۔(۱۱)

حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ راہبر و مرشد پارس پتھر کی مثل ہیں کہ جو لوہے کو سونے میں بدل دیتا ہے، حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد ۳

آہی کہ بہ پارس آشنا شد　　　فی الحال بصورت طِلا شد(۱۲)

مرشد کون ہو سکتا ہے؟ کن اوصاف کا حامل ہو؟، سالکِ راہِ سلوک کو کیسے بحرِ توحید میں تیرنا سکھا سکتا ہو؟۔ کیسے حضرت محمد ﷺ کے حضور میں حاضری سے مشرف کرے؟۔ مرشد کا مقام و مرتبہ کیا ہونا چاہیے؟۔ حضرت سلطان باہوؒ "عین الفقر" میں فرماتے ہیں، "طالب کو چاہیے چار مرشدوں کا ہاتھ پکڑے:

۱۔ مرشد شریعت　۲۔ مرشد طریقت　۳۔ مرشد حقیقت　۴۔ مرشد معرفت

شریعت کیا ہے؟۔ اسلام کی بنیاد، کلمہ، حج، زکواۃ، مال، روزہ، نماز ہیں۔ اور طریقت کیا ہے؟ اپنی گردن میں بندگی کا طوق ڈال لے اور دو جہان سے بے نیاز ہو جائے، حقیقت کیا ہے؟ خود کو خود ہی مارنا، فنا کر دینا جانبازی کہلاتا ہے، اور معرفت کیا ہے؟ صاحب اسرار ہو جائے۔ ہر وہ جو طالب اللہ کو مراتب تک نہیں پہنچا سکتا وہ مرشد نہیں بطال و دغا باز ہے"۔(۱۳)

حضرت سلطان باہوؒ مزید فرماتے ہیں کہ، "مرشد کو درخت کہ طرح ہونا چاہیے، جیسے کہ درخت سردی اور گرمی کو خود پر جھیلتا ہے اور اپنے سائے میں بیٹھنے والے کے لئے آسائش کا باعث بنتا ہے۔ مرشد کو دشمن دنیا اور دوست دین ہونا چاہیے"۔ (۱۴)

مرشد کے انھیں خواص کا حضرت سلطان باہوؒ "نور الہدیٰ" میں بھی ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ، "مرشد پر لازم و فرض عین ہے کہ طالب اللہ کو مقامِ خوف و مقامِ رجا یعنی مقام کشف القبور اور مقام مجلس محمدی ﷺ سے آگہی فراہم کرے اور وہاں تک پہنچائے اور اس کے بعد طالب حق کو معرفت علم کی تلقین کرے"۔(۱۵)

مرشد کی اقسام پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ، "مرشد کی تین

اقسام ہیں۔اول مرشد ادنیٰ کامل، دوم متوسط کامل اور سوئم اعلیٰ واکمل۔مرشد ادنیٰ کامل ایک ہفتہ کی مدت میں اپنی نظر کے کمال سے منزل مقصود سے مشرف کرتا ہے یعنی مشرف بدیدار پروردگار اور بزم احمد مختار ﷺ کی حضوری سے مشرف کرتا ہے جبکہ مرشد متوسط ایک دن اور ایک رات میں یعنی آٹھ پہر میں طالب کو واصل حق کرتا ہے اور مجلس نبی اکرمؐ میں پہنچا دیتا ہے اور مرشد اعلیٰ واکمل ایک نگاہ کی مدت میں طالب کو اس مقام منتہیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔(۱۶)

مرشد کامل کے اسی وصف کے بارے میں کہ جو ایک نگاہ التفات سے سالک و طالب کو مقامِ منتہیٰ تک پہنچا دیتا ہے حضرت سلطان باہوؒ "شمس العارفین" میں فرماتے ہیں کہ، "پیر و مرشد کو صاحبِ نظر ہونا چاہئے۔میرے پیر شیخ محی الدین کی طرح کہ جو ہزاروں مریدوں کو ایک نگاہِ التفات سے بحرِ معرفتِ الا اللہ میں غرق کر دیتے ہیں اور بعض کو حضور اکرمؐ کے حضور پہنچا دیتے ہیں، پیر کو گنج بخش بھی ہونا چاہیے"۔(۱۷)

حضرت سلطان باہوؒ "محبت الاسرار" میں فرماتے ہیں کہ مرشد کو کیسا ہونا چاہیے، آپ لکھتے ہیں، "مرشد کو میرے جیسا ہونا چاہیے کہ حضرت محمدؐ سے بیعت ہوا، اور مزید ارشاد فرماتے ہیں اُس نگاہ کے سبب راہِ توحید میں ظاہراً اور باطناً یکتا اور بی مثل ہو گیا۔اور حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد ۴۲ ذات اسم اللہ سے ملاقات ہو گئیاور میں کشف و کرامات سے بیزار ہو گیا، میرے لئے یہ کرامت ہی کافی ہے کہ میں ملاقاتِ حضرت محمدؐ سے مشرف ہوا"۔(۱۸)

"محبت الاسرار" میں مرشد کا تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جان لو کہ مرشد وہ شخص ہے کہ جو بغیر ذکر، بغیر فکر، بغیر ریاضت و مشقت راہِ تصورِ اسم اللہ سے محفل محمد ﷺ میں حاضری سے مشرف کروائے اور بے شک جو شک کرے اس نے کفر کیا"۔(۱۹)

مزید فرماتے ہیں کہ، "مرشد وہ ہے جو صاحبِ حضور ہو، نہ کہ طالبِ دنیا و بہشت و حور کہ وہ تو مزدور ہے"۔(۲۰)

حضرت سلطان باہوؒ "مفتاح العارفین" میں فرماتے ہیں،

مردِ مرشد می برد در ہر مقام مرشدِ نامرد طالبِ زر مقام(۲۱)

"اسرار القادری" میں مرشد کامل کی پہچان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ، "مرشد

کامل دو خوبیوں سے پہچانا جاتا ہے، اول یہ کہ طالبین کو شناخت تصور اسم اللہ دے، دوم یہ کہ تاثیر ذات اسم اللہ سے یک بارگی مجلس محمد میں پہنچائے''۔(۲۲)

اسی طرح مرشد کے نقائص سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ،
''وہ مرشد جو طالب اللہ کو نبی اللہؐ کے حضور میں نہ پہنچا سکے وہ مرشد ابلیس کی مانند ہے اور مرشد کو صاحب نظر، صالح نظر اور قربِ وصال اللہ اور حضوری در حاضر حق رکھنے والے کو کہتے ہیں ۔صاحب نظر جو متوجہ رازِ حقیقی ہو''۔(۲۳)

حضرت سلطان باہوؒ کلمہ مرشد و طالب کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ،''
جان لو کہ مرشد کے چار کلمات ہیں، م ر ش د۔ حرفِ م سے مردہ دل کو زندہ کر دے، اور زندہ دل کو مراقبہ وحدانیت اِلا اللہ سے فیض یاب کر دے اور مجلسِ محمد تک پہنچائے اور حرفِ ر سے مراد طالب کو ریاضت سے رہائی دے اور راز بخشے اور حرفِ ش سے مراد مرشد ہے جو شر شیطان اور شرِ خلق سے رہائی دلائے شرِ دنیا اور شرِ سیاہی دل اور طالب کے دل کو وجود کے ہر شر سے رہائی دلائے جس نے اس کے وجود کو جکڑا ہوا ہے، اور اسے اس قابل بناتا ہے کی اُس کے ساتوں اعضائے بدن یعنی ہڈیاں، مغز، گوشت، چمڑا، رگیں اور بال وغیرہ

اسم اللہ کے ذکر میں زبان کھولیں کہ ذکر اسم اللہ ذات سے اُس کا جسم اور دل اِس طرح پاک اور صاف ہو جاتا ہے جس طرح بہتے ہوئے دریا کا پانی اور اس کے جسم کا ہر عضو اللہ پکارنے لگتا ہے اور وہ اپنے لب بند کر کے استغراق مع اللہ میں گم یو جاتا ہے، حرفِ د سے طالب اللہ کا دم و دل نگاہِ مرشد سے بذریعہ قِدمِ اثبات غرقِ فنا فی اللہ ذات ہو کر دنیا و آخرت میں زندہ و جاوید ہو جاتا ہے، جو مرشد اِن صفات سے متصف ہو وہ مرشد جامع و جمعیت بخش و راہبر و رحمان ہے اور جو مرشد ان صفات سے متصف نہیں وہ مرشد ناقص و خام ہے جو طالبوں کے حق میں راہزن و شیطان ہے''۔(۲۴)

حضرت سلطان باہوؒ مرشد کی اہمیت کو مزید واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں،'' جان لو کہ مرشد کو عظیم مراتب کا حامل ہونا حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد ۵

چاہیئے اور طالب کے ظاہر و باطن سے غافل نہ ہو، مرشد اسے کہتے ہیں جو طالب کی خطا اور غلطی سے اپنے علمِ کشف سے آگاہ ہو جائے، ایک لمحہ میں مرشد اس کے وجود میں غوطہ زن ہو اور مجلسِ محمدیؐ میں لے جائے اور پیغمبرِ اکرمؐ سے اس کی بخشش کی التجا کرے اور طالب کا گناہ معاف کروائے''۔(۲۵)

''قربِ دیدار'' میں حضرت سلطان باھوؒ مرشد کی نشانی بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ،

'' می تواند بست مثلش راز نور　　　　ہر کہ دیدارش رسد، شد باحضور

مرشد کامل وہ ہوتا ہے کہ جو طالب اللہ کو پہلے ہی روز تصور ذاتِ اسم اللہ اور نور فی اللہ کے کے مرتبہ اور دیدارِ حضور سے مشرف کرے اور طالب اللہ کو ریاضت، خلوت اور چلّہ کی ضرورت نہ ہو''۔(۲۶)

صوفیاء کہتے ہیں کہ مرشد کی توجہ کے بغیر سالک اور طالب کچھ نہیں پا سکتا۔ حضرت سلطان باھوؒ کہتے ہیں کہ مرشد میں مندرجہ ذیل اوصاف ہونا چاہئے ہیں،'' پیر و مرشد کو چاہئے کہ وہ معظم، باعظمت و بڑائی، اہلِ شریعت، عظیم و حلیم اوصاف کا حامل ہو، نیز دانائی کا وصف بھی رکھتا ہو، کریم ہو اور صراطِ مستقیم کا سالک ہو، قلبِ رحیم و سلیم رکھتا ہو، شیطان الرجیم پر غالب ہو۔ حضور اکرمؐ کی محفل میں دائمی حضوری رکھتا ہو''۔(۲۷)

حضرت سلطان باھوؒ کی نظر میں مرشد بننا کوئی آسان کام نہیں کہ ہر کوئی با آسانی مرشد بن جائے۔ اس منصب پر پہنچنے کے لئے سخت مشقت اور ریاضت درکار ہوتی ہے اور طالب صادق ہی مرشد بن سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ،

''جان لو کہ مرشد کی تین اقسام ہیں،

اول: مرشد کامل جو طالب کے لئے باعث رحمت ہو

دوم: مرشد ناقص جو طالب کے لئے باعث زحمت ہو

سوم: یہ کہ دنیوی مرتبہ اور منصب میں انتہا کو پہنچ جائے اور فرعون کے رتبہ تک چلا جائے۔

مرشد کامل جو کاملاً معرفت خداوندی پالیتا ہے اور فقر محمدیؐ کے مرتبہ تک پہنچ جائے اور مرشد وہ نہیں جو دنیوی مرتبہ پائے اور نہ مقامات معرفت ہی کو طے کر سکے اور دنیا اور آخرت میں رسوا ہو''۔(۲۸)

حضرت سلطان باھوؒ کہتے ہیں کہ طالب کو چاہیے کہ صادق اور کامل مرشد کا انتخاب کرے اور اور حضرت سلطان باھوؒ کی نظر میں،'' مرشد حقیقی وہ ہے کہ جو طالب کو اس کہ طلب کے مطابق عطا کرے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو وہ مرشد نہیں اور طالب کو چاہئے کوئی اور مرشد تلاش کرے ورنہ وہ ہمیشہ ناقص رہے گا اور مرشد ناقص تو بہت ہیں اور ان سے طلب علم کرنا روا نہیں بلکہ حرام ہے اور مرشدِ کامل بھی بہت ہیں کہ جو بحرِ معرفت کے شناور ہیں، ان کی تعلیم فرض ہے''۔(۲۹)

حضرت سلطان باہوؒ ''کشف الاسرار'' میں فرماتے ہیں کہ ''مرشد، طالب اور مرید پر لازم اور فرض عین ہے کہ پہلے حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد۶

پہلے دعوتِ تعلیم علم دیکہ جو ہمیشہ کے سکون کا باعث، قرآن کے موافق قرآن اور نفسِ شیطان کا مخالف، قاتل الکفار کے لئے تیغ برہنہ ہے اور موزیوں کو ختم کرتی ہے کہ یکدم تماشہ ختم اور ایک قدم میں سب کچھ ختم''۔(۳۰)

کلید جنت میں حضرت سلطان باہوؒ مراتب مرید بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں، ''مرید کے تین مرتبے ہیں، مرتبہ اول: فنافی الشیخ۔ جب شیخ کا چہرہ تصور میں آئے تو جدھر بھی نظر جائے شیخ ہی کا تصور نظر آئے۔

مرتبہ دوم: فنافی محمدؐ۔ جب حضرت محمدؐ کی صورت تصور میں آئے تو جو کچھ بھی ماسوااللہ ہے سب آجائے، جدھر بھی نظر کریں مجلس محمدؐ سامنے آجائے۔

مرتبہ سوم: فنافی اللہ۔ جب تصور اسم اللہ پکڑیں اور نفس مطلق ختم ہو جائے، جدھر بھی نظر ڈالیں انوار تجلی بے تحاشہ اللہ کے نام کہ برکت سے مشرف ہو۔ اسے لامکاں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مقام و مکان کی تشبیہ دینا کفر و شرک ہے''۔(۳۱)

سلطان العارفینؒ مرشد کامل کی شناخت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''مرشد کامل کی شناخت یہ ہے کہ قربِ الٰہی کا حامل ہو، بارگاہ خداوندی میں حضوری رکھتا ہو اور اس کا باطن شوق سے معمور و مسرور ہونا چاہئے''۔(۳۲)

آپؒ فرماتے ہیں کہ مرشد کامل کی شناخت یہ بھی ہے کہ ''مرشد کامل وہ ہوگا جو طالب پر پہلے ہی دن اسمِ ذات، اسمِ محمدؐ اور کلمہ طیبہ کے حاضرات کو منکشف کرے۔ مرشدِ کامل حق بات کہتا ہے اور مرشد ناقص اہلِ زندیق کی بات اور لاف زنی کرتا ہے''۔(۳۳)

حضرت سلطان باہوؒ مرشدِ ناقص کی تفصیلاً وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''علم تصوف و دعوتِ شہسوار، عمل قبور و تصور اسم اللہ، ذات حضور جو پیر و مرشد نہ جانتا ہو وہ ان مراتب تک نہیں پہنچا سکتا۔ جو بھی احمق ہے وہ خود کو پیر و مرشد کہلائے گا۔ طالبِ حق اس ناقص سے دور ہوگا، بیزار ہزار بار استغفار''۔(۳۴)

عین العارفین میں وہ مرشد کی پہچان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں،''مرشد کامل وہ ہے کہ جو بغیر کسی تکلیف کے، بغیر مشقت و ریاضت کے بغیر مجاہدہ وذکر وفکر کے، اٹھاراں ہزار مخلوقات اور موجودات میں سے جو بھی ہو اس کا مشاہدہ کروائے اور مجلس محمدیؐ میں داخل کر سکے اور تمام اولیا و اصفیاء و انبیاء وارض و سماوات میں حیات و ممات میں سے جو بھی ہے اس سے مصافحہ کروا سکے، ظاہر و باطن''۔(۳۵)

حضرت سلطان باہوؒ جامع الاسرار میں فرماتے ہیں کہ،

مُرشد بامرد دین بخشِ او مرشد نامرد با ہر گفت وگو(۳۶)

حضرت سلطان باہوؒ مرشد کے فرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں کہ، مرید یا طالب کے مرشد پر حقوق ہیں اور مرشد پر لازم ہے کہ ان حقوق کی بجا آوری میں تساہل نہ برتے۔''عقلِ بیدار'' میں آپ لکھتے ہیں کہ، ''مرشد کا فرضِ عین ہے کہ تمام گنجینہ ہائی الٰہی کا حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد ے

تصرف طالب کو بخشے اور فقر و فاقہ، طمع و حرص و تکلیف و محنت کو اس سے دور کرے تا کہ وہ عاشقانہ زندگی گزارے اور تمام کشف و کرامات سات دن یا پانچ دن میں اسے سکھا دے''۔(۳۷)

حضرت سلطان باہوؒ کہتے ہیں کہ،''یہ بھی مرشد کا فرض ہے کہ اسم اللہ پر ایمان مرشد مرید کا کام ہے کہ دونوں کا اپنی آنکھ سے نظارہ کرے جو بھی ان مقامات سے آگاہ نہیں وہ پیری و مریدی اور اور طالب و مرشد کے منصب سے آگاہ نہیں''۔(۳۸)

حضرت سلطان باہوؒ مرشد کی علامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ،''مرشد کامل کی علامت یہ ہے کہ اگر بے وقوف کو نصیحت کو تلقین کرے تو اسے عالم و فاضل بنا دے کیونکہ تمام علومِ علماء مرشدِ کامل کے تصرف میں ہوگا''۔ (۳۹)

وہ نیز فرماتے ہیں کہ مرشد وہ ہی ہوگا جو دین اور دنیا میں راہبری کرے اور دنیوی آفات سے حفاظت کرے، آپ فرماتے ہیں،

''مرشد وہ ہے کہ جو طالب کو خواہشات نفسانی اور آفات سے نجات دلائے جو خدا سے دوری کا سبب بنتی ہیں نیز رنج و الم و فقر و فاقہ سے نجات دلائے اور ہر طرح کی مصیبتوں سے حفاظت کرے اور بغیر کسی مشقت کے طالب کو دنیا جہان کے خزانوں پر تصرف عطا کر دے''۔(۴۰)

حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ اگر مرشد کامل ہوگا تو مرید بھی اہلِ ولایت وغوث و قطب و ابدال و اوتاد ہوگا۔ حضرت سلطان باہوؒ مرشد و طالب کے بارے میں لکھتے ہیں مرشد کے پاس جو کچھ بھی ہوتا ہے طالب کو بخش دیتا ہے، آپ لکھتے ہیں کہ ''مرشد کو چاہئے کہ طالب کی ایسے تعلیم کرے کہ وہ بغیر کسی تکلیف وطلب کے عطا کرے اور بغیر ریاضت و بغیر مجاہدہ، معرفتِ بے مراقبہ، خزانہ بغیر تکلیف کے، توفیق بغیر طریق کے، بقا فنا کے بغیر، لقاء جفا کے بغیر، دم غم کے بغیر، معراج استدراج کے بغیر عطا کرے۔

قلب کو آگہی، نظر کو نگاہ، ذکر با فکر، ذکر با قلبِ بیدار، حضور با جسمِ نور، علم با حلم، جود با کرم، پاس با انفاس، اقرار با تصدیق، رحمت با روح، زندگی با قلبِ بے مندگی، تصفیہ با چشمِ عیاں، تزکیہ بانفس عمارہ، مجلس با اعتبار، یقین با دیدار، جمعیت با جمال، وحدت با وصال، قال با احوال، تصرف با تصور، توجہ با تفکر، استغراق با مشاہدہ حضور، کشف و کرامات با اہلِ قبور، حیات با ممات، سیری با گرسنگی، عنایت با غنایت، ہدایت با نہایت، ادب با حیا، رضا با قضا، وصل با اصل و توفیق با علم دقیق عطا کرے''۔(۴۱)

حضرت سلطان باہوؒ ''نور الھدیٰ'' میں خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل و کرم سے مخلوق کی راہنمائی کے عظیم منصب پر فائز کیا ہے اور اگر طالب کی طلب صادق ہو تو وہ میرے لئے یعنی مرشدِ کامل کے لئے بالکل مشکل نہیں کہ ایک ہی نظر میں اسے واصل باللہ کردوں۔ حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرید اور طالب کی راہنمائی کے لئے مرشد کی ایک نگاہ ہی کو ذریعہ بنا دیا ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ انسان اس کائنات کا مرکز و محور ہے اور جس کا سینہ بھی معرفتِ الٰہی کا گنجینہ بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دیگر مخلوقات پر فوقیت عطا فرما دیتا ہیا ور عرفان و تجلیات سے نوازتا ہے لیکن مرشد کامل کا رتبہ آسانی سے حاصل حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد ۸ نہیں ہوتا۔ آپ لکھتے ہیں،

مرشدِ کامل بود، کامل نظر	طالب کامل بود، اہل از خضر
مرشد اکمل بود، عارف نظر	گنج بخشد طالبان راسیم وزر (۴۲)

☆☆☆☆

فہرستِ منابع وحوالہ جات:

۱۔ سلطان حامد، مناقبِ سلطانی، دربار حضرت سلطان باہو شورکوٹ جھنگ، س ن، ص ۱۲

۲۔ احمد سعید ہمدانی، احوال و مقامات سلطان باہو، ناشاد پبلشرز لاہور، ۱۹۹۶ء م، ص ۲۹

۳۔ کے۔بی۔نسیم، محک الفقر کلاں از سلطان باہو، سلطان باہو ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور، ۲۰۰۲ء م، ص ۹۶

۴۔ سلطان الطاف علی دکتر، احوال و آثار فارسی حضرت سلطان باہو، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ۲۰۰۳ء م، ص ۳۴

۵۔ سلطان باہو، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء م، ص ۱۵

۶۔ سلطان الطاف علی دکتر، دیوان باہو فارسی، ادارہ تعلیم القرآن لاہور، ۲۰۰۴ء م، ص ۱۵

۷۔ سلطان حامد، مناقب سلطانی، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، س ن، ص ۲۷

۸۔ لاجونتی رام کرشن، پنجابی کے صوفی شاعر، بک ہوم مزنگ لاہور، ۲۰۰۴ء م، ص ۷۷

۹۔ راغب حسین نعیمی، العارفین، ج دوم، العارفین پبلشرز لاہور، ۲۰۰۱ء م، ص ۴۶۴

۱۰۔ خالد پرویز ملک، حیات و تعلیمات اور کلام باہو، علم و عرفان پبلشرز لاہور، ۲۰۰۳ء م، ص ۱۰

۱۱۔ اختیار حسین کیف نیازی دکتر، شاعری میں صوفیانہ اصطلاحات، ویلکم بک پورٹ کراچی، ۲۰۰۹ء، ص ۲۲۵

۱۲۔ سلطان باہو، عین الفقر، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۱۲۶

۱۳۔ سلطان باہو، عین الفقر، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۱۳۱

۱۴۔ سلطان باہو، عین الفقر، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۱۳۳

۱۵۔ سلطان باہو حضرت، نور الھدیٰ، دربار فیض رائے ونڈ روڈ لاہور، ۲۰۱۲ء م، ص ۵۲

۱۶۔ سلطان باہو حضرت، نور الھدیٰ، دربار فیض رائے ونڈ روڈ لاہور، ۲۰۱۲ء م، ص ۶۰

۱۷۔ سلطان باہو حضرت، شمس العارفین، پروگریسو بکس لاہور، ۲۰۱۳ء م، ص ۶۴

حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد ۹

۱۸۔ سلطان باہو حضرت، محبت الاسرار، اسلام بک ڈپو لاہور، ۱۹۹۳ء م، ص ۳۲

۱۹۔ سلطان باہو حضرت، محبت الاسرار، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۱ء م، ص ۵۲

۲۰۔ سلطان باہو حضرت، محبت الاسرار، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۱ء م، ص ۸۶

۲۱۔ سلطان باہو حضرت، مفتاح العارفین، پروگریسو بکس لاہور، ۲۰۱۱ء م، ص ۸۵

۲۲۔ سلطان باہو حضرت، اسرار القادری، اسلام بکڈپو لاہور، ۱۹۹۴ء م، ص ۶۹
۲۳۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء م، ص ۳۳۲
۲۴۔ سلطان باہو حضرت، کلید التوحید کلاں، العارفین پبلشرز لاہور، ۲۰۱۰ء م، ص ۲۲۵
۲۵۔ سلطان باہو حضرت، کلید التوحید کلاں، العارفین پبلشرز لاہور، ۲۰۱۰ء م، ص ۲۳۶
۲۶۔ سلطان باہو حضرت، قربِ دیدار، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۱ء م، ص ۲۶
۲۷۔ سلطان باہو حضرت، عقلِ بیدار، نوری دربار کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خان، ۲۰۰۲ء م، ص ۱۵۴
۲۸۔ سلطان باہو حضرت، گنج الاسرار، اسلام بکڈپو لاہور، ۱۹۹۴ء م، ص ۶۳
۲۹۔ سلطان باہو حضرت، گنج الاسرار، اسلام بک ڈپو لاہور، ۱۹۹۴ء م، ص ۱۱۰
۳۰۔ سلطان باہو حضرت، کشف الاسرار، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۹ء م، ص ۱۴
۳۱۔ سلطان باہو حضرت، کلیدِ جنت، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء م، ص ۹۸
۳۲۔ سلطان باہو حضرت، شمس العارفین، پروگریسو بکس لاہور، ۲۰۱۳ء م، ص ۱۲۹
۳۳۔ سلطان باہو حضرت، شمس العارفین، پروگریسو بکس لاہور، ۲۰۱۳ء م، ص ۱۶۳
۳۴۔ سلطان باہو حضرت، دیدار بخش کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء م، ص ۲۱
۳۵۔ سلطان باہو حضرت، عین العارفین، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء م، ص ۲۵
۳۶۔ سلطان باہو حضرت، جامع الاسرار، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۳ء م، ص ۱۶۸
۳۷۔ سلطان باہو حضرت، عقلِ بیدار، اسلام بک ڈپو لاہور، ۱۹۹۴ء م، ص ۶۲
۳۸۔ سلطان باہو حضرت، عقلِ بیدار، اسلام بک ڈپو لاہور، ۱۹۹۴ء م، ص ۶۳
۳۹۔ سلطان باہو حضرت، عقلِ بیدار، اسلام بک ڈپو لاہور، ۱۹۹۴ء م، ص ۶۵
۴۰۔ سلطان باہو حضرت، عقلِ بیدار، اسلام بک ڈپو لاہور، ۱۹۹۴ء م، ص ۱۳۷
حضرت سلطان باہوؒ کے فارسی کلام میں تصورِ مرشد ۱۰
۴۱۔ سلطان باہو حضرت، نور الھدیٰ، نوری دربار کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خان، ۲۰۱۲ء م، ص ۲۳۶
۴۲۔ سلطان باہو حضرت، نور الھدیٰ، نوری دربار کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خان، ۲۰۱۲ء م، ص ۲۵۵